آداب السفر وأحكامه

سفر کے آداب واحکام

سفر کے آداب واحکام

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين۔

اما بعد:

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں سفر کے آداب اور احکام بیان کیے گئے ہیں، ہم نے اس میں ان امور کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جن کی مسافر کو عام طور پر ضرورت ہوتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو خالص اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے اور اس سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

علمی کمیٹی برائے جمعیۃ خدمۃ المحتوی الاسلامی باللغات

اول: سفر کے آداب

حج یا دیگر عبادتوں کے لیے سفر کرنے والے کو چاہیے کہ وہ درج ذیل باتوں کا خیال رکھے:

1. اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے وقت، سواری، رفیق سفر، اور اگر راستے بہت زیادہ ہوں تو راستے کے انتخاب کے بارے میں استخارہ کرے، اس بارے میں

تجربہ کار اور نیکو کار لوگوں سے مشورہ کرے۔ جہاں تک حج اور عمرہ کا تعلق ہے، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خیر کے کام ہیں۔ استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر نبی ﷺ سے وارد دعا پڑھے۔

2. حاجی اور معتمر کو چاہیے کہ اس کے حج اور عمرہ کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی قربت کا حصول ہو، اور دنیاوی مال ودولت، فخر ومباہات، القاب کا حصول یا دکھاوا اور شہرت کا ارادہ کرنے سے بچے؛ کیوں کہ یہ عمل کے باطل ہونے اور قبول نہ ہونے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلۡ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٞ مِّثۡلُكُمۡ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ فَمَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلٗا صَٰلِحٗا وَلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا﴾

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔ [الكهف: 110] اور حدیث قدسی میں ہے: «أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ». ”میں تمام شریکوں کے مابین شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، جس نے

کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کرلیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔“[1]

3. حاجی اور معتمر پر لازم ہے کہ وہ سفر سے پہلے حج وعمرہ اور سفر کے احکام کی فقہ وبصیرت حاصل کرے تاکہ کوئی واجب ترک نہ ہو یا کسی حرام میں مبتلا نہ ہو، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». "جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے"۔[2]

4. حاجی یا معتمر کو چاہیے کہ وہ حج وعمرہ کے لیے حلال مال کا انتخاب کرے، کیونکہ اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے؛ اور حرام مال دعا کی عدم قبولیت کا سبب ہے۔

5. تمام گناہوں اور معاصی سے توبہ کرے، اور اگر لوگوں کے حقوق اس کے ذمہ ہوں تو انہیں واپس کرے اور ان سے معافی تلافی کر لے، چاہے وہ عزت و آبرو ہو یا مال ودولت، یا کچھ اور۔

6. مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنی وصیت لکھے، اور اس کا یا اس کے ذمہ جو کچھ ہو سب کو

---

[1] صحیح مسلم: 2985۔
[2] صحیح بخاری: 2738، صحیح مسلم: 1627۔

لکھ رکھے؛ نبی ﷺ نے فرمایا: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ» "کسی مسلمان مرد کے لیے، جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو"۔[1] نیز اس پر گواہ بنائے، اس کے ذمہ جتنے قرض ہوں ان کو ادا کرے، امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کرے یا ان سے اجازت لے کر اپنے پاس رکھے۔

7. مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ نیک ساتھی کا انتخاب کرنے کی کوشش کرے اور اس بات کا خیال رکھے کہ وہ علم کے طلبہ میں سے ہو؛ کیونکہ یہ اس کی کامیابی کے اسباب میں سے ہے اور اس کے سفر، حج اور عمرہ میں غلطیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے؛ کیوں کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»؛ ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، چنانچہ تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے۔“[2] نیز اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ».

---

[1] سنن ابو داود : 4833۔
[2] سنن ابوداود : 4832، ترمذی : 2395۔

”مومن کے سوا کسی کو ساتھی نہ بناؤ، اور تمہارا کھانا سوائے پرہیزگار کے کوئی اور نہ کھائے۔“[1]

8. مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو الوداع کہے، نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يُسَافِرَ فَلْيَقُلْ لِمَنْ يُخَلِّفُ: أَسْتَوْدِعُكُمُ اللَّهَ الَّذِي لَا يُضِيعُ وَدَائِعَهُ»، جو شخص سفر کا ارادہ کرے تو وہ اپنے پیچھے رہ جانے والوں سے کہے: «أَسْتَوْدِعُكُمُ اللَّهَ الَّذِي لَا يُضِيعُ وَدَائِعَهُ» یعنی (میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کو سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔[2] نبی ﷺ سفر کے موقع پر اپنے صحابہ کو رخصت فرماتے اور کہتے: «أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ»، ”میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارا آخری عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“[3] اور نبی ﷺ ان مسافروں سے فرماتے جو آپ سے وصیت طلب کرتے: «زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَيَسَّرَ لَكَ الخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ» ”اللہ تمھیں تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے، تمہارے گناہ بخش دے اور تم جہاں بھی رہو تمہارے لیے بھلائی آسان کردے۔“[4] ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

---

[1] الطبرانی: 823۔
[2] مسند احمد: 4524۔
[3] جامع ترمذی: 3444۔
[4] مسند احمد: 9724۔

ہوا اور سفر کا ارادہ رکھتے ہوئے کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی نصیحت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ» فَلَمَّا مَضَى قَالَ: « اللَّهُمَّ ازْوِ لَهُ الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ». "میں تمہیں اللہ کا تقوی اختیار کرنے اور ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔" جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! اس کے لیے زمین کو سمیٹ دے اور اس کے لیے سفر آسان کردے۔"[1]

9. سفر میں اپنے ساتھ گھنٹی، بانسریاں اور کتا نہ لے جائے؛ کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ». "اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو"۔[2]

10. جب نبی ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ سفر کا ارادہ فرماتے اور ان کی تعداد ایک سے زیادہ ہوتی تو ان کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس بیوی کے نام قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے؛ جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ». "جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ

---

[1] صحیح مسلم: 2113۔
[2] صحیح بخاری: 2593، صحیح مسلم: 2770۔

فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے اور جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔"[1]

11. مستحب ہے کہ اگر ممکن ہو تو جمعرات کے دن صبح کے وقت سفر کے لیے نکلے؛ کیونکہ نبئ اکرم ﷺ نے ایسا کیا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: «لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ». ”کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو جمعرات کے علاوہ کسی اور دن میں نکلتے۔“[2]

12. سفر یا دیگر مواقع پر گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھنا مستحب ہے، چنانچہ نکلتے وقت کہے: «بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اللَّهمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ». "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسا کیا، اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کوئی نیکی کرنے کی قوت۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں خود گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے، یا میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلایا جائے، یا میں کسی پر ظلم

---

[1] صحیح بخاری :- 2949۔
[2] سنن ابو داود: 5094۔

کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جاہلوں والا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جاہلوں والا برتاؤ کیا جائے"۔[1]

13. جب وہ اپنی اونٹنی یا ہوائی جہاز یا کسی اور سواری پر سوار ہو تو مستحب ہے کہ سفر کی دعا پڑھے، اور کہے: «اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَقُولُ: {سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ} [الزخرف: 14] اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ المنظر، وسوء الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ..». "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پھر کہے: (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں کرلینے والے نہیں تھے۔ اور یقینا ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں) [الزخرف: 14]۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، تقوی اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کردے اور اس کی مسافت ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اور گھر والوں میں (تو ہی ہمارا) جانشین ہے۔ اے اللہ! میں سفر

---

[1] وعثاء السفر: یعنی سفر کی شدت۔ الإفصاح عن معاني الصحاح (4/ 284).

کی مشقت[1]، (اس کے) تکلیف دہ منظر[2] اور مال اور گھر والوں میں بری تبدیلی[3] سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“[4]

14. مستحب ہے کہ وہ بغیر ساتھی کے تنہا سفر نہ کرے؛ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ». ”اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کا وہ نقصان معلوم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔“[5]

15. مسافرین اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں تاکہ وہ ان کے اتحاد کا باعث بنے، ان کے اتفاق کو بڑھائے، اور ان کے مقصد کے حصول میں مضبوطی فراہم کرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ». "جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو انھیں چاہیے کہ وہ ان میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔"[6]

16. اسے چاہیے کہ اللہ کی طرف سے فرض کی گئی عبادات کو انجام دے اور حرام چیزوں سے بچے،

---

1 بری حالت اور غم سے ٹوٹا ہوا حال۔ الإفصاح عن معاني الصحاح (4/ 284)۔

2 المنقلب: یعنی ’واپسی‘۔ الإفصاح عن معانی الصحاح (4/ 284).

3 مسند احمد : 6374۔

4 صحیح بخاری: 2998۔

5 سنن ابو داود : 2608۔

6 مسند احمد : 17736۔

اعلیٰ اخلاق اپنائے، محتاجوں کی مدد کرے، علم کے طلبگاروں اور ضرورت مندوں کو علم عطا کرے، اپنے مال میں سخاوت کرے، اسے اپنی اور اپنے بھائیوں کی ضروریات اور مفادات میں خرچ کرے۔

17. اسے چاہیے کہ وہ سفر میں خرچ کے لیے پیسے اور ضروریات زیادہ سے زیادہ لے لے، کیونکہ ممکن ہے کہ ضرورت پیش آجائے اور حالات مختلف ہو جائیں۔

18. پورے سفر میں اسے خوش اخلاق، خوش مزاج اور اپنے ساتھیوں کو خوشی پہنچانے کا حریص ہونا چاہیے تاکہ وہ مانوس اور محبوب بن سکے۔

19. اسے چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی طرف سے جو سختی اور اختلاف رائے کا سامنا ہو، اس پر صبر کرے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، تاکہ وہ ان کے درمیان محترم اور ان کے دلوں میں معظم بن سکے۔

20. مستحب ہے کہ جب مسافر کسی منزل پر اتریں تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہیں، کیونکہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ جب کسی منزل پر اترے تو مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ»، "بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور

وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے"۔[1] آپ کی بات سن کر وہ ایک دوسرے سے اتنے قریب ہوگئے کہ اگر ان پر ایک کپڑا اڑھا دیا جاتا تو ان سب کو ڈھانپ لیتا۔

21. مستحب ہے کہ جب دورانِ سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرے تو وہ دعا کرے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»؛ ”میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔“[2] اگر وہ یہ دعا پڑھ لے تو وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

22. مستحب یہ ہے کہ جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہے اور جب نشیب یا وادی میں اترے تو تسبیح پڑھے، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے"۔[3] تکبیر میں اپنی آوازیں بلند نہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ». "اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی

---

[1] صحیح مسلم : 2708۔
[2] صحیح بخاری : 2994۔
[3] صحیح بخاری : 2993۔

بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے، بے شک وہ بہت سننے والا اور بہت قریب ہے"۔[1]

23. مستحب ہے کہ وہ سفر کے دوران رات کو خصوصاً ابتدائی حصے میں سفر طے کرے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ««عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ؛ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ». ”رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔“[2]

24. سفر کے دوران کثرت سے دعائیں کرنا مستحب ہے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ». "تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنے بچے کے خلاف دعا"۔[3]

***

---

[1] سنن ابو داود: 2571۔
[2] مسند احمد : 10771۔
[3] مسند البزار: 10068۔

دوم: سفر میں طہارت

مسافر پر لازم ہے کہ اپنی طہارت کا خیال رکھے، چنانچہ حدث اصغر سے وضو کرے، اور جنابت سے غسل کرے۔

اگر پانی نہ ملے، یا اس کے پاس تھوڑا ہی پانی ہو جو کھانے پینے کے لیے درکار ہو، تو مٹی سے تیمم کرے۔

تیمم کا طریقہ: دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرے۔

تیمم کی طہارت عارضی طہارت ہے، چنانچہ جب پانی مل جائے تو تیمم باطل ہو جاتا ہے اور پانی کا استعمال واجب ہو جاتا ہے۔ اگر کسی نے جنابت کی حالت میں تیمم کیا اور پھر پانی مل گیا تو اس پر غسل واجب ہے، اور اگر کسی نے قضائے حاجت کے بعد تیمم کیا اور پھر پانی مل گیا تو اس پر وضو واجب ہے۔ حدیث میں آیا ہے: «الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ المُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ المَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدَ المَاءَ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ، وَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ». "پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو (کے پانی کے حکم میں) ہے، گرچہ وہ دس سال تک پانی نہ پائے، پھر جب وہ

پانی پا لے تو وہ اللہ سے ڈرے اور اسے اپنی کھال (یعنی جسم) پر بہائے"۔[1]

موزوں پر مسح قرآن، حدیث اور اہل سنت کے اجماع سے ثابت ہے۔

موزوں اور ان کی مانند چیزوں پر مسح کے لیے کچھ شرائط ہیں:

1- موزے یا جرابیں مباح اور پاک ہوں۔

2- ان کو طہارت کی حالت میں پہنا جائے۔

3- دونوں اس جگہ کو ڈھانپنے والے ہوں جو جگہ وضو کے لیے فرض ہے۔

4. مسح صرف چھوٹی نجاست کے لیے ہو، جنابت یا کسی ایسی حالت میں جس میں غسل واجب ہو، مسح جائز نہیں۔

5. مسح شرعی طور پر متعین وقت میں کیا جائے جو کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے، اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں، صحیح قول کے مطابق یہ مدت پہلی بار مسح کرنے کے بعد شروع ہوتی ہے اور مقیم کے لیے چوبیس گھنٹے اور مسافر کے لیے بہتر گھنٹے پر ختم ہوتی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری: 1804، صحیح مسلم : 1927۔

تین باتوں میں سے کسی ایک سے ان پر مسح باطل ہو جاتا ہے:

1. جب کوئی ایسی چیز پیش آئے جو غسل کو واجب کرتی ہے جیسے جنابت، تو مسح باطل ہو جاتا ہے اور غسل کرنا ضروری ہے۔

2. اگر مسح کرنے کے بعد ان کو اتار دے۔

3. جب شرعی طور پر معتبر مدت گزر جائے تو مسح باطل ہو جاتا ہے۔

***

سوم : سفر میں نماز قصر کرنے کے احکام:

سفر میں قصر کرنا پوری نماز پڑھنے سے افضل ہے؛ لیکن اگر مسافر چار رکعت والی نماز کو پوری چار رکعت پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے، تاہم اس نے افضل کے خلاف کیا۔

مسافر جب اپنے گاؤں یا شہر کے تمام گھروں سے باہر نکل جائے تو قصر کرے گا، اور یہی جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔

جب نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سفر کرے تو اس کے لیے قصر کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اس نے نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے سفر کیا۔

رہا ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا تو یہ بوقت ضرورت مسافر کے لیے سنت ہے، اگر سفر جاری وساری ہو تو جمع تقدیم یا تاخیر میں سے جو اس کے لیے زیادہ آسان ہو، وہی کرے۔

اگر مسافر کو جمع کرنے کی ضرورت نہ ہو تو جمع نہ کرے، جیسے کہ وہ کسی مقام پر ٹھہرا ہوا ہو اور وہاں سے دوسری نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ہی روانہ ہونے کا ارادہ ہو، تو بہتر یہی ہے کہ جمع نہ کرے؛ کیونکہ اسے اس کی ضرورت نہیں ہے، اسی لیے نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے دوران منیٰ میں قیام کے وقت جمع نہیں کیا تھیا؛ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔

جہاں تک نفل نمازوں کا تعلق ہے، تو مسافر وہی نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے جو مقیم پڑھتا ہے، چنانچہ وہ نمازِ اشراق، قیام اللیل، وتر اور دیگر نوافل ادا کر سکتا ہے، سوائے ظہر، مغرب اور عشاء کی سنت مؤکدہ کے، کیونکہ سنت یہ ہے کہ انہیں نہ پڑھے۔

سفر کے دوران سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، چاہے وہ ہوائی جہاز ہو، گاڑی ہو، یا کشتی وغیرہ ہو، جبکہ فرض نماز کے لیے اترنا ضروری ہے، سوائے معذوری کی حالت کے۔

مسافر کی نماز مقیم کے پیچھے صحیح ہے، مسافر اپنے امام کی طرح پوری نماز پڑھے گا، چاہے اس نے پوری نماز پائی ہو، یا ایک رکعت، یا اس سے کم، حتیٰ کہ اگر وہ امام کے ساتھ آخری تشہد میں سلام سے پہلے شامل ہو تو بھی وہ پوری نماز پڑھے گا، یہی اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول ہے۔

***

چہارم: حج اور عمرہ یا سفر سے واپسی کے آداب

اسے چاہیے کہ وہ جلدی واپسی کرے اور بلا ضرورت سفر میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ». "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، جو تمھارے مسافر کو اس کے کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی اپنی غرض پوری کر لے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر لوٹنے میں جلدی کرے"۔[1]

جب وہ اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کرے تو اپنی سواری پر سوار ہوتے وقت سفر کی دعا پڑھے اور اس میں یہ اضافہ کرے: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ». ”(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں،

[1] صحیح بخاری: 1797، صحیح مسلم : 1342۔

عبادت کرنے والے ہیں، اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔"[1]

واپسی کے وقت مستحب ہے کہ وہ وہی کہے جو نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو زمین کی ہر اونچی جگہ پر تین مرتبہ تکبیر کہتے اور فرماتے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام (مخالف) گروہوں کو شکست دے دی۔"[2]

جب وہ اپنے شہر کو دیکھے تو یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ»، "(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے

---

[1] صحیح بخاری: 4116۔

[2] صحیح بخاری: 1797، صحیح مسلم: 1342۔

والے ہیں، اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔“[1] یہ عمل اس وقت تک دہراتا رہے جب تک کہ اپنے شہر میں داخل نہ ہو جائے؛ جیسا کہ آپ ﷺ کا عمل تھا۔

جب کوئی بلا ضرورت زیادہ دنوں تک اپنے اہل خانہ سے دور ہو جائے تو وہ اچانک رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس نہ آئے، سوائے اس کے کہ وہ انہیں اس بارے میں اطلاع دے اور اپنے رات کے وقت آنے کی خبر دے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا»، ”رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آئے۔“[2] اس کی حکمت کو دوسری روایت نے یوں بیان کیا ہے: «حَتَّى تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةُ»، ”تا کہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے[3]، اور (جس عورت کا شوہر غائب ہو وہ استرا استعمال

---

[1] صحیح مسلم : 715۔

[2] الشعثة: وہ عورت جس کے بالوں میں تیل اور کنگھی کیے ہوئے وقت گزر چکا ہو، الاستحداد: لوہے کا استعمال، المغيبة: وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو۔ التحرير في شرح صحيح مسلم - الأصبهاني (ص292)۔

[3] سنن نسائی : 9099۔

کرے۔“[1]، ایک دوسری روایت میں ہے: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا، يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ». ”رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کو اپنے گھر والوں کے پاس آئے، ان پر شک کرے یا ان کی لغزشوں کی تلاش کرے۔“[2]

سفر سے آنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے قریب کی مسجد سے آغاز کرے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہی عمل تھا۔

مسافر کے لیے مستحب ہے کہ جب وہ سفر سے واپس آئے تو اپنے گھر کے بچوں اور پڑوسیوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور جب وہ اس کا استقبال کریں تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے بچے آپ کا استقبال کرنے آئے، تو آپ ﷺ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھا لیا۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے کہا: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا، قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ، قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ". "نبی ﷺ

---

[1] صحیح مسلم : 715۔
[2] صحیح مسلم : 2428۔

جب سفر سے واپس آتے تو ہم سے ملاقات ہوئی، فرمایا: مجھ سے اور حسن یا حسین سے ملاقات ہوئی، تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے"۔[1]

تحفہ دینا مستحب ہے، کیونکہ اس سے دلوں کو خوشی ملتی ہے اور کدورت دور ہوتی ہے، اسے قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا بھی مستحب ہے، اور بغیر کسی شرعی عذر کے اسے رد کرنا مکروہ ہے؛ اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا: «تَهَادُوا تَحَابُّوا». "ایک دوسرے سے محبت کرنے کے لیے تحائف کا لین دین کریں۔"[2] ہدیہ مسلمانوں کے درمیان آپسی محبت کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

جب مسافر اپنا وطن واپس آتا ہے تو گلہ گیر ہونا اور معانقہ کرنا مستحب ہے؛ یہ نبی ﷺ کے صحابہ سے ثابت ہے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب وہ آپس میں ملتے تو مصافحہ کرتے، اور جب سفر سے واپس آتے تو گلے ملتے"۔[3]

درود وسلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر۔

---

[1] اسے بیہقی نے السنن الکبری میں روایت کیا ہے: 11946۔
[2] اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے : 97۔
[3] صحیح بخاری: 3116، صحیح مسلم : 100۔

فہرست

سفر کے آداب و احکام 2
اول :سفر کے آداب 2
دوم :سفر میں طہارت 14
:سوم :سفر میں نماز قصر کرنے کے احکام 16
چہارم :حج اور عمرہ یا سفر سے واپسی کے آداب 18

ur401v3.0 - 06/09/2026